دور نبوی کے کھیل

محمد رفیق طاہر عفا اللہ عنہ

کھیلوں کو تفریحی سرگرمیوں میں اہم مقام حاصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے کھیلوں کی حوصلہ افزائی فرمائی جبکہ کئی ایسے بھی تھے جن کو برے نتائج کی بناء پر ممنوع فرما یا۔ مختلف کھیلوں کی حیثیت بارے جو شریعت سے رہنمائی ملتی ہے وہ درجہ ذیل ہے:

① پیدل دوڑ:

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں جارہے تھے قافلے میں ایک ایسا انصاری شخص بھی تھا جو بہت تیز دوڑتا تھا اور وہ اپنے ہمراہیوں کو کہہ رہا تھا کہ کوئی مجھ سے مدینہ تک دوڑ لگائے گا؟ وہ دوڑ لگانے والوں کو پکار رہا تھا۔ میں نے اس شخص کو کہا کہ "تجھے کسی معزز شخص کا احترام نہیں ہے اور تو کسی شریف آدمی کا خیال نہیں کرتا؟" مطلب یہ کہ سرعام ہر ایک سے مسابقت طلب کیے جارہا ہے۔ وہ آدمی کہنے لگا کہ مجھے اللہ کے رسول ﷺ کے علاوہ کسی کا خیال نہیں ہے۔

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تب میں نے رسول اللہ سے اجازت طلب کی اور عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے اس شخص سے دوڑ

لگانے کی اجازت دے دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری مرضی۔ سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اس کے ساتھ مدینہ تک دوڑ لگائی اور غالب آیا۔[1]

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے اپنی اہلیہ کے ساتھ دوڑ لگائی لیکن اس کے لیے آپ ﷺ نے خالی جگہ کا انتخاب فرمایا۔ بلکہ باقی قافلے کو آگے بڑھ جانے کا حکم دیا اور بعد ازاں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوڑ کی مسابقت فرمائی۔[2]

② گھوڑ دوڑ:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ گھوڑے دو قسم کے ہوتے تھے۔ ایک وہ جو تربیت یافتہ اور دوسرے جو غیر تیار شدہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں قسم کے گھوڑوں کی دوڑ لگوایا کرتے تھے۔ جو تیار شدہ گھوڑے تھے ان کے لئے مقام "حفیاء" سے لیکر "ثنية الوداع" تک کا علاقہ تھا جو کہ چھ تا سات میل ہے، جبکہ جو گھوڑے غیر تیار شدہ ہوتے ان کی دوڑ کا مقام "ثنية الوداع" سے "مسجد بنی زریق" تک تھا جو کہ ایک میل ہے۔[3]

---

(١) صحيح مسلم- كتاب الجهاد والسير- باب غزوة ذي قرد وغيرها- حديث: 1807- ومسند أحمد- مسند المدنيين- بقية حديث ابن الأكوع في المضاف من الأصل- حديث: 16539

(٢) مسند أحمد- حديث: 24118- 24119- وسنن ابن ماجه- حديث: 1979- وسنن أبي داؤد- حديث: 2578

(٣) صحيح البخاري- كتاب الجهاد والسير- باب السبق بين الخيل- حديث: 2868- وصحيح مسلم- حديث: 1870- وسنن أبي داؤد- حديث: 2575- وسنن الترمذي- حديث: 1699

③ اونٹ دوڑ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام "العضباء" تھا، کوئی دوسرا اونٹ یا اونٹنی اس سے بڑھ نہیں پاتی تھی۔ ایک دفعہ ایک بدو اپنے اونٹ پر آیا اور اس نے "عضباء" سے دوڑ لگائی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے آگے نکل گیا۔ یہ بات مسلمانوں پر گراں گزری۔ وہ کہنے لگے: "العضباء" مغلوب ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا: یقیناً اللہ پر حق ہے کہ وہ دنیا میں کسی چیز کو بلند نہیں کرتا مگر اسے نیچے بھی کرتا ہے۔[4]

④ کشتی کرنا (مصارعت):

محمد بن علی بن رکانہ بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»[5]

بے شک رکانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پچھاڑ دیا۔

---

(٤) صحيح البخاري- كتاب الجهاد والسير- باب ناقة النبي- حديث: 2872- وسنن أبي داؤد- حديث: 4802- وسنن النسائي- حديث: 3588- ومسند أحمد- حديث: 12010

(٥) سنن أبي داؤد- كتاب اللباس- باب في العمائم- حديث: 4078- وسنن الترمذي- حديث: 1784- والمستدرك على الصحيحين للحاكم- حديث: 5903، وانظر الإرواء: 1503

⑤ تیر اندازی:

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ بنو اسلم قبیلے کے ایک گروہ پر سے گزرے جو بازار میں تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

«ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا» [6]

اے بنو اسماعیل! تیر چلاو۔ یقیناً تمہارا باپ تیر انداز تھا۔

اس کے بعد مقابلہ کرنے والے دونوں گروہوں میں سے ایک کے ساتھ آپ ﷺ خود شامل ہو گئے۔ دوسرے گروہ نے دیکھا تو وہ مقابلہ سے رک گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رک کیوں گئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ جس گروہ کے ساتھ ہوں اس کے خلاف ہم کیسے مسابقت کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو میں دونوں کے ساتھ ہوں۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو قرآن کا حکم ﴿ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ ﴾ ارشاد کرتے ہوئے سنا اور آپ بار بار فرما رہے تھے کہ قوۃ سے مراد تیر اندازی ہے۔[7]

نیز عقبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا» [8]

---

(٦) صحيح البخاري- كتاب الجهاد والسير- باب التحريض على الرمي- حديث: 2899۔ ومسند أحمد- حديث: 16528۔ والمستدرک على الصحيحين للحاكم- حديث: 2466

(٧) صحيح مسلم- كتاب الإمارة- باب فضل الرمي والحث عليه- وذم من علمه ثم نسيه- حديث: 1917۔ وسنن أبي داؤد- حديث: 2514۔ وسنن الترمذي- حديث: 3083

ترجمہ: جو تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

ان احادیث سے واضح ہے کہ تیر اندازی کو کس قدر اہمیت عہد نبوی میں حاصل تھی۔

⑥ برچھیوں کے ساتھ کھیلنا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ روایت میں مذکور ہے کہ عید کے دن مسجد نبوی میں حبشیوں نے برچھیوں کے ساتھ اپنے کھیل کا مظاہرہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے اور سیدہ عائشہ نے بھی اس مظاہرے کو دیکھا۔[9]

خوشی کے موقع پر جنگی کرتب کا اظہار کیا جاتا تھا۔ سنن ابی داود کی حدیث میں مذکور ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کرکے تشریف لائے تو آپ علیہ السلام کی آمد کی خوشی میں بھی حبشیوں نے اسی طرح برچھیوں کے ساتھ کھیل کا مظاہرہ کیا تھا۔[10]

⑧ شکار کرنا:

شکار عرب میں ایک اہم ذریعہ حصول معاش تھا۔ چنانچہ قرآن وحدیث میں اس کے احکام واضح طور پر دے دیے گئے ہیں۔

---

(٨) صحيح مسلم- كتاب الإمارة- باب فضل الرمي والحث عليه- وذم من علمه ثم نسيه- حديث: 1919- وسنن أبي داؤد- حديث: 2513- وسنن النسائي- حديث: 3578

(٩) صحيح البخاري- كتاب النكاح- باب حسن المعاشرة مع الأهل- حديث: 5190- وصحيح مسلم- حديث: 892- وسنن النسائي- حديث: 1595- ومسند أحمد- حديث: 263228

(١٠) سنن أبي داؤد- كتاب الأدب- باب في النهي عن الغناء- حديث:4923- ومسند احمد- حديث: 12649- وسنن الكبرى للبيهقى- حديث: 13528

سورۃ مائدہ میں ہے:

﴿ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ﴾ (11)

ترجمہ: اور جب تم حلال ہو جاؤ (احرام کھول دو) تو شکار کرو۔

مزید حکم ہے:

﴿ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَاۤ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ﴾ (12)

ترجمہ: وہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے لیے کیا کچھ حلال ہے؟ آپ فرما دیجئے کہ تمام پاک چیزیں تمھارے لیے حلال کی گئی ہیں۔ اور جن شکار کھیلنے والے جانوروں کو تم نے سدھا رکھا ہے، جس کی تعلیم تمھیں اللہ نے دے رکھی ہے۔

ناپسندیدہ کھیل:

بعض کھیل ایسے ہیں جن میں نفع کم اور نقصان کا پہلو غالب ہے، ان کو شرعاً ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ ان میں سے اہم درج ذیل ہیں:

ا: نرد شیر:

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ» (13)

---

(۱۱) المائدۃ: 2

(۱۲) المائدۃ: 4

جو نرد شیر کھیلتا ہے، وہ یقیناً اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔

«مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ» (14)

جو نرد شیر کھیلتا ہے تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں رنگا ہے۔

نرد شیر ایک عجمی کھیل تھا جس کو مضر اثرات کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا۔ جبکہ شطرنج کے متعلق اہل علم کا اختلاف ہے۔ امام مالک کی رائے یہ ہے کہ وہ حرام ہے۔ (15)

۲: جوا:

اللہ تعالی نے جوا کھیلنے کو حرام دیا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (16)

اے اہل ایمان! بے شک شراب اور جوا اور بت اور تیر شیطانی عمل کی پلیدی ہیں۔ ان سے بچو تاکہ کامیاب ہو جاؤ۔

---

(١٣) مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني (ف: 179هـ)موطأ مالک بتحقيق الأعظمي- كتاب الرؤيا- باب ما جاء في النرد- حديث: 3518- وسنن ابن ماجه- حديث: 3762- وسنن أبي داؤد- حديث: 4938- ومسند أحمد- حديث: 19521

(١٤) صحيح مسلم- كتاب الشعر- باب تحريم اللعب بالنرد شير- حديث: 2260- وسنن أبي داؤد- حديث: 4939- وسنن ابن ماجه- حديث: 3763- ومسند أحمد- حديث: 23025

(١٥) موطأ مالک بتحقيق الأعظمي- كتاب الرؤيا- باب ما جاء في النرد- حديث: 3521

(١٦) المائدة: 90

۳: کبوتر بازی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، بے شک نبی کریم علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو کبوتری کے پیچھے تھا تو رسول اللہ کریم علیہ السلام نے فرمایا:

«شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً» (17)

ترجمہ: شیطان، شیطانہ کے پیچھے ہے۔

اس میں کبوتر بازی کے ناپسندیدہ ہونے کی دلیل ہے اور یہ ایسا کھیل ہے جس کی اجازت نہیں ہے۔(18)

۴: جانور لڑانا:

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

«نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ» (19)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو ایک دوسرے کے خلاف جوش دلانے سے منع فرمایا۔

---

(۱۷) سنن أبي داؤد- كتاب الأدب- باب في اللعب بالحمام- حديث: 4940- وسنن ابن ماجه- حديث: 3765- ومسند أحمد- حديث: 8543- وشعب الإيمان للبيهقي- حديث: 6113

(۱۸) نيل الأوطار للشوكاني- ج: 8- ص: 106- طبع: دار الحديث مصر

(۱۹) سنن أبي داؤد- كتاب الجهاد- باب في التحريش بين البهائم- حديث: 2562- وسنن الترمذي- حديث: 1708- وشعب الإيمان للبيهقي- حديث: 6119